4713CH12

حسرتؔ موہانی

سیّد فضل الحسن نام اور حسرتؔ تخلّص 1875 میں قصبہ موہان، ضلع اُنّاؤ، اُتّر پردیش میں پیدا ہوئے۔ بعض کتابوں میں ان کا سن پیدائش 1880 اور 1881 بھی ملتا ہے۔ وہ ایک کامیاب شاعر اور بے باک صحافی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سرگرم سیاست داں اور مجاہدِ آزادی بھی تھے۔ عربی فارسی کی ابتدائی تعلیم مکتب میں حاصل کی۔ 1898 میں گورنمنٹ ہائی اسکول، فتح پور سے میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد 1899 میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج (موجودہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) میں داخلہ لے لیا۔ حسرتؔ نے بارہ سال کی عمر میں شعر کہنا شروع کر دیا تھا۔

1903 کا سال حسرتؔ کی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اسی سال وہ اپنے باغیانہ خیالات کی وجہ سے کالج سے نکالے گئے۔ اب حسرتؔ علی گڑھ کے محلّہ رسل گنج میں کرائے پر مکان لے کر رہنے لگے۔ انھوں نے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ اُسی سال چچا زاد بہن نشاط النسا بیگم سے اُن کی شادی ہوئی، جو ایک پڑھی لکھی، باہمّت، حوصلہ مند اور مستقل مزاج خاتون تھیں۔ 1903 ہی میں حسرتؔ نے ایک علمی و ادبی رسالہ ''اردوئے معلّٰی'' جاری کیا۔ یہ سلسلہ آخر عمر تک جاری رہا۔ اُن کا شعر ہے؎

ہے مشقِ سخن جاری چکّی کی مشقت بھی ۔۔۔ اک طُرفہ تماشا ہے حسرتؔ کی طبیعت بھی

''اردوئے معلّٰی'' میں ادبی اور سیاسی دونوں طرح کے مضامین شائع ہوتے تھے۔ اس پرچے نے اہلِ ہند

© NCERT not to be republished

خصوصاً مسلمانوں کی سیاسی بیداری میں اہم رول ادا کیا۔حسرتؔ موہانی نے اس کے ذریعے قومی اتحاد، سیکولرازم اور کامل آزادی کی آواز بار بار بلند کی۔ وہ آزادی کے متوالے تھے۔ اس سلسلے میں کسی مصلحت پسندی کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ انگریزی حکومت کی انھوں نے کھل کر مخالفت کی اور وہ انڈین نیشنل کانگریس میں شامل ہوگئے۔

اپریل 1908 کے ''اردوئے معلّیٰ'' میں ایک مضمون کی اشاعت پر مقدمہ چلا۔ عدالت نے انھیں دو سال قیدِ بامشقت کی سزا سنائی اور پانچ سو روپے جرمانہ کیا۔جیل میں حسرتؔ نے کس طرح شب و روز گزارے ان کے اس شعر سے اندازہ کیا جاسکتا ہے ؎

کٹ گیا قید میں ماہِ رمضان بھی حسرتؔ　　　گرچہ سامان سحر کا تھا نہ اِفطاری کا

قید سے رہائی کے بعد حسرتؔ کے سیاسی خیالات میں اور شدّت پیدا ہوگئی۔ اس زمانے میں سودیشی تحریک شروع ہوچکی تھی۔ اِس تحریک کا مطلب تھا کہ اپنے ہی ملک کی بنی ہوئی چیزیں خریدی اور استعمال کی جائیں۔ بدیسی مال کا بائیکاٹ کیا جائے۔انھوں نے کھدّر کا استعمال پہلے ہی شروع کر رکھا تھا۔عوام میں بھی سودیشی مال کے استعمال کو رائج کرنے کے لیے حسرتؔ نے علی گڑھ کے محلّہ رسل گنج میں ایک سودیشی اسٹور کھولا جو کامیابی سے چلا۔

1920 میں حسرتؔ علی گڑھ کو خیر باد کہہ کر کانپور آگئے اور یہاں بھی ایک سودیشی اسٹور قائم کیا۔

حسرتؔ موہانی کے مزاج میں سادگی بہت تھی۔ اُن کے لباس اور رہن سہن کو دیکھ کر گمان بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ وہ بلند پایہ شاعر، ادیب اور سیاست داں ہیں۔ انگریز حکومت کو حسرتؔ موہانی کی سیاسی سرگرمیاں قطعی پسند نہیں تھیں۔ انگریز انھیں ایک بڑا باغی سمجھتے تھے۔لیکن حسرتؔ ان سب باتوں سے بے نیاز اپنے مقصد میں لگے رہتے۔ 1913 میں اِن کا پریس ضبط کرلیا گیا۔ 1916 میں انھیں دوبارہ جیل بھیج دیا گیا۔ 1918 میں رہائی ملی تو آزادی کی جِدّ و جہد میں پھر مصروف ہوگئے۔

1921 میں حسرتؔ نے احمد آباد کے کانگریس کے اجلاس میں مہاتما گاندھی اور حکیم اجمل خاں کی مخالفت کے باوجود مکمل آزادی کی قرار داد پیش کی۔ حسرتؔ مکمل آزادی کا مطالبہ کرنے والے ہندوستان کے پہلے

مجاہدِ آزادی تھے۔ حسرتؔ موہانی کو تیسری بار 22 اپریل 1922 کو دو سال کے لیے جیل بھیجا گیا۔ 1924 میں رہا ہوئے تو کانگریس کے بجائے مسلم لیگ اور کمیونسٹ پارٹی سے ناطہ جوڑ لیا۔ 1942 میں حسرتؔ مسلم لیگ کے نمائندے کی حیثیت سے کانپور سے یوپی آسمبلی کے ممبر چنے گئے اور پھر پارلیمنٹ کے ممبر ہوئے۔ ہندوستان کا آئین مکمل ہوا تو حسرتؔ نے اس پر دستخط کرنے سے یہ کہہ کر انکار کردیا کہ یہ اُن کے خوابوں کی تعبیر نہیں ہے۔

حسرتؔ موہانی کی سیرت اور کردار کا اندازہ ان چند واقعات سے کیا جاسکتا ہے:

''ایک مرتبہ کانپور کے ایک سوداگر، جو حسرتؔ سے عقیدت رکھتے تھے، اُن سے ملنے آئے تو دیکھا کہ وہ کچھ لکھ رہے ہیں۔ یہ سلام کرنے کے بعد شکستہ بوریے پر ادب کے ساتھ بیٹھ گئے۔ حسرتؔ لکھتے جاتے اور بیچ بیچ میں ان سوداگر سے بات بھی کرتے جاتے۔ حسرتؔ کی پُشت پر ایک پھٹا پُرانا پردہ لٹک رہا تھا۔ وہ پردے کے پیچھے سے کچھ نکالتے اور منھ میں رکھ لیتے اور ڈیسک پر رکھی گُڑ کی ڈلی سے تھوڑا گُڑ کھالیتے۔ سوداگر صاحب خاموشی سے دیکھتے رہتے۔ جب ضبط نہ ہوا تو عرض کیا کہ آپ کیا کھا لیتے ہیں، کچھ خادم کو بھی عطا ہو۔ حسرتؔ نے پردے کے پیچھے سے مٹّی کی ہنڈیا نکالی جس میں سوکھی روٹیاں پانی میں بھیگی ہوئی تھیں۔ حسرتؔ نے وہ ہنڈیا سوداگر صاحب کے آگے رکھ کر کہا لو کھالو، فقیروں کا کھانا تم رئیس نہ کھا سکوگے۔ سوداگر آب دیدہ ہوگئے۔ حسرتؔ نے کہا آج تیسرا فاقہ ہے۔ شکر ہے سوکھی روٹی میسر آگئی، بڑی تسکین ہوگئی۔''

''حسرتؔ مشاعروں میں بھی شریک ہوا کرتے تھے۔ مشاعروں کے منتظمین شعرا کو سفر خرچ اور کلام سنانے کا معاوضہ بند لفافے میں پیش کرتے تھے۔ ایک بار حسرتؔ نے ایک مشاعرے میں شرکت کی۔ بعد میں منتظمین نے اُن کی خدمت میں لفافہ پیش کیا۔ اُنھوں نے فوراً کہا کہ مجھے سفر کا خرچ نہیں چاہیے۔ میں نے سفر میں کچھ خرچ نہیں کیا۔ ایک گارڈ مجھے اپنے ساتھ ڈبّے میں بٹھا کر لے آیا۔ ٹکٹ میں نے خریدا ہی نہیں۔ وہ گارڈ آج واپس جارہا ہے اور مجھے اپنے ساتھ واپس لے جائے گا۔ منتظمین نے بہت کہا لیکن وہ انکار پر اڑے رہے اور بولے،'' جب میں نے ٹکٹ پر کچھ خرچ ہی نہیں کیا تو آپ سے اخراجات لینے کا کیا سوال ہے......''

”حسرت موہانی اپنے ایک دوست کے گھر میں مہمان تھے۔ کڑاکے کی سردی پڑ رہی تھی۔ میزبان نے اُنھیں ایک قیمتی کمبل اوڑھنے کے لیے دیا۔ حسرت نے وہ کمبل اس خیال سے نہیں اوڑھا کہ یہ بدیسی مال ہے۔ حسرت رات بھر سردی میں کانپتے رہے مگر وہ کمبل نہیں اوڑھا۔“

حسرت ایک سچّے مذہبی انسان تھے۔ اُن میں بلا کی رواداری تھی۔ انھوں نے نعت اور منقبت کے علاوہ سری کرشن کی شان میں بھی اشعار لکھے ہیں۔

حسرت نے پوری زندگی جِدّ و جہد میں گزاری۔ ان کی زندگی میں سادگی، خودداری، قلندری، بے باکی، اصول پسندی اور حق گوئی کے جو اوصاف تھے، اس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ تحریکِ آزادی کے سلسلے میں انھیں ”رئیس الاحرار“ کے لقب سے یاد کیا گیا۔ ان کا انتقال 13 مئی 1951 کو لکھنؤ میں ہوا۔ آج وہ فرنگی محل (لکھنؤ) کے قبرستان انوار باغ میں دفن ہیں لیکن سچ پوچھیے تو ان کی جگہ ہر سچّے محبِ وطن کے دل میں ہے۔

معنی یاد کیجیے

تخلّص	:	وہ قلمی نام جو شاعر شعر میں استعمال کرتا ہے
بے باک	:	بے خوف، نڈر
صحافی	:	اخبار نویس
سیاست داں	:	سیاست جاننے والا
مجاہدِ آزادی	:	آزادی کے لیے لڑنے والا، آزادی کے لیے کوشش کرنے والا
انقلابی	:	تبدیلی لانے والا
باغیانہ	:	حکومت اور اقتدار کی مخالفت کرنا
مستقل مزاج	:	جس کے مزاج میں استقلال ہو، ٹھہراؤ ہو
آغاز	:	شروع

© NCERT not to be republished

وقف کرنا	:	مخصوص کرنا، بخشنا
مشقِ سخن	:	شاعری کی مشق ،شعر کہنے کا سلسلہ جاری رکھنا
قیدِ بامشقّت	:	وہ قید جس میں قیدی سے سخت محنت کرائی جاتی ہے
خیر باد کہنا	:	چھوڑ دینا، ترک کرنا
طُرفہ	:	انوکھا، عجیب
بائیکاٹ کرنا	:	احتجاج کے طور پر ترک کرنا
سیکولرازم	:	تمام مذاہب کا احترام کرنا، مذہبی رواداری
متوالے	:	مست مولا، اپنی دُھن میں رہنے والا
مصلحت پسندی	:	موقع شناسی، حالات کے مطابق کام کرنا
اشاعت	:	پھیلانا، عام کرنا
سودیشی تحریک	:	گاندھی جی کے ذریعے چلائی گئی ایک تحریک کا نام جس کا مقصد یہ تھا کہ اپنے دیس میں بنی ہوئی چیزیں استعمال کی جائیں
کھدّر	:	معمولی اور موٹا کپڑا
رائج	:	جاری ہونا، جس کا رواج ہو
پارچہ فروشی	:	کپڑے بیچنا
سرگرمیاں	:	سرگرمی کی جمع، پورے جوش کے ساتھ کوئی کام کرنا
باغی	:	بغاوت کرنے والا، نافرمان
بے نیاز	:	بے پرواہ
ضبط کرنا	:	اپنے قبضے میں لے لینا
قضیہ	:	جھگڑا، مسئلہ
قرارداد	:	تجویز
تعبیر	:	خواب کا مطلب بیان کرنا

© NCERT not to be republished

شکستہ	:	پھٹا پُرانا، ٹوٹا پھوٹا، خستہ حال
بوریے	:	ٹاٹ
خادم	:	خدمت کرنے والا، انکساری اور عاجزی کے لیے بھی بولا جاتا ہے
آب دیدہ	:	آنکھوں میں آنسو آنا، غمگین ہونا
فاقہ	:	کھانا نہ ہونے کی وجہ سے بھوکا ہونا، کھانا نہ کھانا
تسکین	:	آرام، سکون
منتظمین	:	منتظم کی جمع، انتظام کرنے والے
معاوضہ	:	اُجرت، صلہ
اخراجات	:	خرچ کی جمع
میزبان	:	مہمان دار، وہ شخص جس کے یہاں مہمان آئے
حبس	:	گھٹن، قید
فطری جذبات	:	دلی جذبات
شورش	:	ہنگامہ، بغاوت
مہر	:	سورج
رواداری	:	روشن خیالی، بے تعصّبی
نعت	:	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہے ہوئے اشعار
منقبت	:	وہ اشعار جو صحابہ کرامؓ، اولیا اللہ اور دوسرے نیک بندوں کی تعریف اور شان میں کہے جائیں
خودداری	:	غیرت مندی، عزّتِ نفس کا احساس
قلندری	:	جسے کسی چیز کی فکر نہ ہو، مال و دولت سے بے نیاز رہنا
اوصاف	:	وصف کی جمع، خوبیاں
احرار	:	حُر کی جمع، آزاد، رئیس الاحرار، آزاد لوگوں کے سردار
لقب	:	وہ نام جو اصل نام کے علاوہ دیا گیا ہو
محبِّ وطن	:	وطن سے محبت کرنے والا

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتائیے۔

1. حسرت موہانی کا نام کیا تھا؟
2. 1903 کا سال حسرت کی زندگی میں کیوں اہم ہے؟
3. حسرت نے کون سا رسالہ نکالا۔ اس میں کس طرح کے مضامین شائع ہوتے تھے؟
4. حسرت کو 1908 میں جیل کیوں بھیجا گیا؟
5. انگریزی حکومت کو حسرت موہانی کی سیاسی سرگرمیاں کیوں پسند نہ تھیں؟
6. حسرت نے مکمل آزادی کی قرارداد کب اور کہاں پیش کی تھی؟

صحیح بیان کے سامنے (✓) اور غلط کے سامنے (×) کا نشان لگائیے۔

1. سید فضل الحسن حسرت 1875 میں قصبہ موہان ضلع اناؤ، اتر پردیش میں پیدا ہوئے۔ ( )
2. وہ ایک کامیاب شاعر اور بے باک صحافی نہیں تھے۔ ( )
3. 1903 کا سال حسرت کی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ ( )
4. حسرت نے 'اردوئے معلّٰی' جاری کر کے اپنی ادبی اور سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ ( )
5. انگریزی حکومت کو حسرت موہانی کی سیاسی سرگرمیاں بہت پسند تھیں۔ ( )
6. 1942 میں حسرت موہانی مسلم لیگ کے نمائندے کی حیثیت سے یوپی اسمبلی کے ممبر چنے گئے۔ ( )
7. حسرت ایک مذہبی انسان نہیں تھے۔ ( )
8. ان کی پوری زندگی جدّ وجہد میں گزری۔ ( )

ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

باہمّت　　مستقل مزاج　　مخالفت　　مکمل　　انکار　　نشاط

© NCERT not to be republished

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

صحافی باغیانہ خیرباد کہنا آبدیدہ ہونا خودداری

عملی کام

- آپ نے حسرتؔ موہانی کے بارے میں اپنے سبق میں پڑھا۔ آپ ان کی شخصیت سے کتنے متاثر ہوئے کم سے کم ایک صفحہ میں اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

غور کرنے کی بات

- حسرتؔ موہانی کی پوری زندگی قومی اتحاد، سیکولرازم اور مکمل آزادی پانے کی چاہت سے بھرپور نظر آتی ہے۔ انھوں نے آزادی حاصل کرنے کے لیے انگریزی حکومت کی کھل کر مخالفت کی جس کے نتیجہ میں انھیں کئی بار جیل کی صعوبتیں بھی اٹھانی پڑیں۔
- مولانا کی زندگی بڑی سادہ تھی۔ ان کا لباس اور رہن سہن کو دیکھ کر گمان بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ وہ بلند پایہ شاعر، ادیب اور سیاست داں ہیں۔
- مولانا کی زندگی، جِدّ و جہد، سادگی، خودداری، قلندری، بے باکی، اصول پسندی اور حق گوئی کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ وہ ایک سچّے محبِّ وطن تھے۔

© NCERT not to be republished